Lesson 26. Al-Baqarah (Ayaat 211 - 216): Day 91 سُوۡرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

آؤ تمہیں بتائیں انسانیت کا آغاز کیسے ہوا تھا؟ ابتدا میں سب انسان ایک ہی اُمّت تھے۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً (پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے)۔

لفظ اُمت عربی زبان میں مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اُمت کا لفظ گروہ کے معنی میں آتا ہے۔

1. سورۃ الاعراف آیت 159: وَمِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤى اُمَّةٌ يَّهۡدُوۡنَ بِالۡحَـقِّ وَبِهٖ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ اور قوم موسیٰ میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق کا راستہ بتاتے اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔
2. ملّت اور دستور کے معنی۔ سورۃ البقرہ آیت 213۔ یہی آیت (انبیاء کرامؑ کا طریقہ اور طرزِ زندگی) حضرت آدمؑ اور اُنؑ کی اولاد ایک ہی طریقے اور ایک ہی دستور اسلام پر تھے۔
3. مدّت کے معنی: سورۃ ھود آیت 6۔ وَلَـئِنۡ اَخَّرۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعۡدُوۡدَةٍ لَّيَـقُوۡلُنَّ مَا يَحۡبِسُهٗ ؕ۔۔ اور اگر ایک مدت معین تک ہم ان سے عذاب روک دیں تو کہیں گے کہ کون سی چیز عذاب روکے ہوئے ہے۔
4. امام اور لیڈر کے معنی: اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَۙ ﴿۱۲۰﴾ بے شک ابراہیم (لوگوں کے) امام اور خدا کے فرمانبردار تھے۔ جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

5. قسم ,Kind۔نوع کے معنی۔ سوۃ الانعام آیت 38: وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيۡرُ بِجَنَاحَيۡهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمۡثَالُكُمۡ ؕ ۔۔

6. اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یادو پروں سے اڑنے والا جانور ہے ان کی بھی تم لوگوں کی طرح جماعتیں ہیں۔

7. کسی چیز کی اصل اور ابتدا کے معنی: سورۃ الزخرف آیت 4۔ وَاِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ؕ ﴿۴﴾ اور یہ بڑی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہمارے پاس (لکھی ہوئی اور بڑی فضیلت اور حکمت والی ہے۔

8. جس کی طرف چیز لوٹتی ہے یعنی انجام: سورۃ القارعہ آیت 8۔9 ۔ وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ جس کے وزن ہلکے نکلیں گے ﴿۸﴾ اس کا مرجع ہاویہ ہے۔

9. ماں کے معنی: سورۃ نجم آیت 32۔ وَاِذۡ اَنۡتُمۡ اَجِنَّةٌ فِىۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ ۚ اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچّے تھے۔

10. اُمتِ محمدیہؐ کے لئے بھی آیا۔ سورۃ آل عمران آیت 110۔ كُنۡتُمۡ خَيۡرَ اُمَّةٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ تَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ ؕ ۔۔ (مومنو) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔

توہم اُمتِ مسلمہ، جنہوں نے اللہ کے آگے سر جھکا دیا۔ اطاعت گزار بندے ہیں۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ۞ تو خدا نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے۔ سب لوگ ایک ہی تھے پھر اُن میں اختلاف ہو گیا۔ شرک کرنے لگے۔

عربی زبان کا یہ اسلوب ہے خاصیت ہے کہ لفظ لکھا نہیں ہو گا لیکن معنی میں آئے گا۔ یعنی لفظ حزف ہے لیکن معنی میں آتا ہے۔ اللہ نے روحوں سے وعدہ لیا تھا۔ اللہ نے سب انسانوں سے وعدہ لیا تھا۔

آدمؑ سے نوحؑ تک دس صدیاں گزریں۔ لوگ اسلام پر تھے۔

لیکن پھر نیک لوگ جب فوت ہو گئے۔ جیسے لات، منات، عزیٰ۔ یہ سب بزرگ تھے (آج کے پنجتن پاک سمجھ لیں)۔ لیکن شیطان نے پٹی پڑھائی کہ ان کی شبیہ بنا کر گھر میں رکھ لو تا کہ تم بچ جاؤ (آج کا یہ رسول پاکؐ کے جوتے کی شبیہ سمجھ لیں)۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں نے برکت کے لئے اُن کے بُت بنا کر گھروں میں رکھ لئے۔ پھر شیطان نے یہ سکھایا کہ دیکھو مانگنا تم نے اللہ سے ہی ہے یہ مورتی سامنے رکھ لو، اس کی برکت بھی ساتھ ہو گی، نیک بندے کی مورتی ہے شائد دعا سنی جائے۔ اور پھر اس دن سے دنیا میں شرک آ گیا۔ پھر عبادت خانوں میں بھی بُت رکھ دئے گئے۔

وَاَنۡزَلَ مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ فِيۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ ؕ اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تا کہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے ان کا ان میں فیصلہ کر دے۔

جب بھی کہیں اختلاف ہو گا تو فیصلہ کتاب اللہ کرے گی۔ آج بھی اُمتِ مسلمہ میں اختلاف ہے۔ تو اس کا فیصلہ ہم قرآن اور سُنّتِ رسولؐ سے کرینگے۔

اگر ہم اس وقت چار آئمہ کرامؒ کے نام پر بٹے ہوئے ہیں۔ اُمت میں اختلاف ہے۔ چاروں کی رائے کو جمع کیا جائے پھر قرآن اور حدیثؐ سے اُس کی دلیل لی جائے اور جس امامؒ کی بات قران اور سُنّت سے قریب ترین ہے اُس کی بات مان لی جائے۔

بات بہت آسان ہے لیکن سمجھ آجائے تو۔ کسی بھی انسان کا علم مکمل نہیں ہے اس لئے قرآن اور حدیثؐ کی دلیل سے کی گئی بات مان لینی چاہیے۔

وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ اور اس میں اختلاف بھی انہیں لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی تھی باوجود یہ کہ ان کے پاس کھلے ہوئے احکام آچکے تھے (اور یہ اختلاف انہوں نے صرف) آپس کی ضد سے (کیا) تو جس امر حق میں وہ اختلاف کرتے تھے خدا نے اپنی مہربانی سے مومنوں کو اس کی راہ دکھادی۔

لوگ ڈاکٹر کی بات مان لیتے ہیں۔ کسی اور علم والے کی بات مان لیتے ہیں۔ لیکن دین والے کی بات میں آپس کی ضدّ، سرکشی کی وجہ سے اختلاف کرتے ہیں۔

اختلاف کی وجہ کیا ہے؟

پہلی قسم کے وہ لوگ ہیں جو لاعلمی کی وجہ سے اختلاف کرتے ہیں۔ قرآن اور حدیثؐ کا صحیح علم نہیں تھا۔ اب جب پتا چلا تو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ آسان ہے کہ جب معلوم ہو گیا تو مان لیا۔ یہ جہالت کی وجہ سے عمل نہیں کرتے تھے۔

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں(they don’t know that don’t know)جن کو یہ پتا ہی نہیں ہوتا کہ ان کے پاس علم نہیں ہے۔ دین کا اچھا علم نہیں یا صرف آدھا علم ہے اور سمجھتے ہیں کہ اُن کو سب پتا ہے۔ ان کو کچھ باتیں پتا ہوتی ہیں لیکن سرکشی میں اپنی بات پر اڑ جاتے ہین۔ کسی قسم کی انا میں ہوتے ہیں۔ اپنی طرف سے بڑے بنے ہوتے ہین۔ کہ اگر ہم مان گئے تو دوسرے بھی مان لیں گے پھر ہمارے پیچھے کون چلے گا۔

یہ روّیہ یہود و نصاریٰ والا ہے ان کو پتا تھا دین اسلام سچا ہے، نبی پاکؐ سچے ہیں لیکن اپنی ضدّ میں انکار کر دیا۔ حضرت صفیہؓ نبی پاکؐ کی زوجہ محترمہؓ بتاتی ہیں کہ ان کے والد اور چچا یہودی سردار تھے لیکن وہ خود کہتے تھے کہ اگر ہم نے رسولؐ اللہ کو نبی مان لیا تو سارے یہود مسلمان ہو جائیں گے۔ دونوں اپنی ضد، سرکشی اور سرداری کی وجہ سے نہیں مانے۔

حق اپنی بات منوالیتا ہے۔ جو درخت کے ساتھ لگے رہتے ہیں وہ پکے اور رسیلے آم بن جاتے ہیں باقی بور جھڑ جاتا ہے۔

آپ دلیل دیکھ کر بات مان لیں کہ پہلے معلوم نہیں تھا اب پتا چل گیا ہے۔ اب عمل بدل جائے گا۔ مثال رفع الیدین کے بارے میں 244 روایات موجود ہیں لیکن پھر بھی کچھ لوگ نہیں مانتے۔ یا ایک وقت کی تین طلاق بھی ایک ہی مانیں گے کیونکہ یہ قرآن و سُنّت سے ثابت ہوتا ہے۔

کچھ لوگ آپ سے یہ بھی پوچھیں گے کہ آپ جن سے قرآن پڑھ رہی ہیں وہ کس امامؒ کو مانتی ہیں۔ تو اس کا ایک ہی جواب ہے کہ قرآن و سُنّت کو اور دلیل کو۔

کسی نے یہ بھی پوچھا کہ آپ کی اُستاد سجدہ کیسے کرتی ہیں؟

ہمارے لئے یہ اہم ہے کہ سجدہ اللہ کو کریں اور ویسے کریں جیسے نبی پاکؐ نے کیا۔ اللہ اور نبی پاکؐ کی اطاعت لازم ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں نہ پڑیں۔

ایسی باتوں کا ایک ہی جواب ہے کہ صرف مسکرا دیں۔ Kill with Kindness

دل سے سرکشی نکال دیں۔ محبت سب سے کریں۔

ہمارا ربّ ایک ہی ہے، ایک ہی امام ہے وہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔

حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں تورات کا ایک صفحہ تھا تو نبی پاکؐ نے پڑھنے سے منع فرما دیا۔ ہمارے لئے قران ہی کافی ہے۔ تورات، زبور اور انجیل کا صحیح حصّہ قرآن میں موجود ہے۔

وَاللّٰهُ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۲۱۳﴾ اور خدا جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے۔

جن کو پتا نہیں تھا وہ کہتے ہیں کہ پہلے صرف شرک تھا پھر اسلام آیا۔ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ پہلے سب مسلمان تھے پھر شرک میں پڑ گئے۔

لیکن ایک جماعت ایسی ہے جس کو اللہ نے ہدایت دی ہے۔ جو تعصب سے پاک ہیں۔ دل سے اللہ اور رسولؐ کے اطاعت گزار ہیں۔

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ وَلَمَّا يَاۡتِكُمۡ مَّثَلُ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ ؕ مَسَّتۡهُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰى يَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ مَتٰى نَصۡرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ ﴿۲۱۴﴾ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یوں ہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور

ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب خدا کی مدد آئے گی۔ دیکھو خدا کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے۔

کیوں لوگ راہِ حق کی طرف نہیں آپاتے۔ کیونکہ یہ مشکل راستہ ہے۔ پیچھے ہم نے دیکھا کہ کیسے لوگ حُبِّ دنیا میں ہیں اور حق کو دیکھ کر بھی اُس پر ایمان نہیں لاتے۔

دوسری مشکل یہ ہے کہ مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اللہ لوگوں کو آزماتا ہے۔

کیسے یہود اور مشرکین نبی پاکؐ کے دشمن بن گئے۔ اسی طرح آپ کے اپنے گھر والے کہیں گے تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ مثال جیسے ایک کاروباری انسان کو اپنے بزنس سے محبت ہو جاتی ہے۔

جس کو دین سے محبت ہو جاتی ہے اس کو نیکیوں کا نفع نظر آتا ہے۔ اسے اللہ اور نبی پاکؐ کی محبت میں مزہ آنے لگتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کو وہ نظر نہیں آتا وہ صرف باتیں بنائیں گے۔

ایک محفل میں سب مل جل کر بیٹھے ہیں۔ آپ وہاں حصّہ نہیں لیتی۔ باقی لوگوں کو شرمندگی ہوتی ہے رنگ میں بھنگ لگتا ہے۔ معاشرے والے پہلے سے تنقید کرنے لگتے ہیں تاکہ آپ اُن کو اچھی بات نہ بتادیں۔ کیونکہ اب آپ کا دل کرے گا کہ گھر والے بھی نیک کام کریں۔ جب ہیٹر آن ہوتا ہے تو گرمی تو ہوگی۔ اسی طرح ایمان کی گرمی اندر آئے گی تو محسوس تو ہوگی۔

جب آپ بدلتی ہیں تو آپ کی آزمائش بھی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ جنّت اتنا سستا اور آسان سودا نہیں ہے۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا۔ خوب جان لو کہ اللہ کا سودا بڑا مہنگا ہے۔

یہ برانڈڈ سامان ہے۔ ایک پرس دس پاؤنڈ کا ہے اور ایک ہزار پاؤنڈ کا تو ظاہر ہے برانڈ کا فرق ہے۔

ہمیں تو اللہ کی رضا چاہیئے۔ گھبرا کر چھوڑنا نہیں ہے۔

آپ کو نوکری ملی ہے لیکن آپ کام نہیں کرنا چاہتے۔ تو کیا ہو گا؟ یا تو مشکلات سے گھبرا جاتے ہیں یا دنیا کے لالچ میں۔

انہیں پتھروں پہ چل کر اگر آسکو تو آو؛ میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے

اللہ کا راستہ آسان نہیں لیکن مضبوط اور پائیدار ہے۔

نور القرآن ویب سائٹ سے 'جنت کی سچّی طلب ' آڈیو سی ڈی سُنیں

سب سے زیادہ کام آپ کو اپنے اوپر کرنا ہو گا۔ خود کو بدلنا ہو گا۔ پرانی عادتیں چھوڑنی پڑتی ہیں۔

انہیں شوق عبادت بھی ہے اور گانے کی عادت بھی؛ نکلتی ہیں دعائیں ان کے منہ سے ٹھمریاں ہو کر

تو اللہ کی راہ میں اپنی انا کو ختم کر لیں۔

تو تبدیلی کیا آئے گی؟ عمل کی بات کرتے ہیں۔ شارٹ کٹ یا وظیفہ نہیں ڈھونڈتے۔

اللہ کے نبی ﷺ سے کیا پوچھتے ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

(اے محمد ﷺ) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ اور قریب کے رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔

وہ پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں۔ اللہ بتاتے ہیں کن پر خرچ کرو۔

والدین، دادادادی، نانانانی سب آجاتے ہیں سُسرال والے بھی، روحانی والدین بھی۔

قریب والے سے شروع کرکے پھر اُن سے آگے۔ والدین کا تو ہم حق ادا ہی نہیں کرسکتے۔ ایک عالم سے کسی نے پوچھے کہ بیوی بچوں کے دینے کے بعد والدین کے لئے نہیں بچتا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہوتی اگر تم کہتے والدین کے دینے کے بعد بیوی بچوں کے لئے نہیں بچتا۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ تم اور تمہارا مال تمارے والدین کے ہیں۔

پورے قرآن میں کہیں نہیں ہے کہ بچوں پر خرچ کرو کیونکہ ہم قدرتی طور پر اپنے بچوں پر خرچ کرتے ہیں۔ ہماری فطرت میں ہے۔

پھر ہے کہ قریبی رشتے داروں پر خرچ کریں۔ کوئی لالچ نہ ہو۔ لین دین کو نہ دیکھیں۔

یتیم مسکین کو دینے میں نیّت کو خالص رکھیں۔

مسافروں پر خرچ کریں۔ صرف اللہ کی رضا کے لئے۔

اپنی نیکیوں کے کینوس کو چھپا کر رکھیں۔ اصل نمائش قیامت کے لئے ہو گی۔

پہلا لفظ خَيۡرٍ کے معنی ہیں مال۔ دوسری بار پھر خَيۡرٍ آیا تو معنی ہیں نیک عمل۔ تو جب ہم مال لگاتے ہیں تو وہ نیک عمل بن جاتا ہے۔ 'اور جو بھلائی تم کروگے خدا اس کو جانتا ہے۔'

كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ وَهُوَ كُرۡهٌ لَّكُمۡ‌ۚ وَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـــًٔا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ‌ۚ وَعَسٰۤى اَنۡ تُحِبُّوۡا شَيۡـــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾

(مسلمانو) تم پر (خدا کے رستے میں) لڑنا فرض کر دیا گیا ہے وہ تمہیں ناگوار تو ہو گا مگر عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو۔ اور ان باتوں کو) خدا ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اب تم مسلمان ہو گئے ہو تو اللہ کی راہ میں نکلنا پڑے گا۔ کبھی کبھی مال خرچ کرنا پڑتا ہے اور کبھی جنگ کرنی پڑتی ہے۔

اس آیت کا مین تھیم ہے کہ ایک چیز تمہیں اچھی نہیں لگتی لیکن ہو سکتا ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔
اور ایک چیز تمہیں بہت پسند ہے لیکن ہو سکتا ہے وہ تمہارے لئے مناسب نہ ہو۔

ہمیں سونا، کھانا، باتیں کرنا پسند ہے۔ ہمیں آسان چیزیں اچھی لگتی ہیں۔ کھجور اور چاکلیٹ میں سے کیا لیں گی؟ نقصان کس چیز کا زیادہ ہے؟ فائدہ مند کھجور ہے۔

ہمیں ٹیسٹ اچھے نہیں لگتے۔ نفس آرام طلب ہے۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں بدل دے اور ایسے لوگ بنادے جن سے اللہ راضی ہو تا ہے۔

امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ بندہ اپنے آپ کو اللہ کے ہاتھ میں ایسے دے جیسے مردہ اپنے آپ کو نہلانے والے کے سُپرد کر دیتا ہے۔

اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیں کہ یا اللہ مجھے اپنی مرضی والا انسان بنادے۔